خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور حضرت امام حسینؓ کی گستاخی کا الزام سراسر افتراء ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف افترا پردازی کی اس مہم میں جاہل مولوی عیسائیوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں

دنیا بھر میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو مسیحیوں کو حلقۂ اسلام میں کھینچ لانے کے لئے پرزور کوشش کر رہی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۴/اپریل ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۴/شہادت ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم–

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ . وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ . يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾۔

(سورة الصف آیات ۸،۹)

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مونہوں کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

یہ خطبہ بھی گزشتہ خطبہ والے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور اس میں اس بات کا ذکر چل رہا تھا کہ آج کل جو مولوی عیسائیوں کے ساتھ مل کر جماعت کے خلاف ایک مہم چلا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے حد ہتک کی ہے اور ہم کسی قیمت پہ یہ گستاخیاں برداشت نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں مزید کچھ معلومات حاصل ہوئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عیسائیوں سے نہیں بلکہ عیسائی ان مولویوں سے کھیل رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کے ہاتھوں میں یہ ایک کل پرزے کی طرح کام کر رہے ہیں کیونکہ عیسائی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ دنیائے عیسائیت پر احمدیت کا غلبہ ہو۔ پس اس زمانہ کے جاہل مولویوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی عقلوں سے استفادہ کرتے ہوئے وہ ایسی تحریکات انہی کے ذریعہ جاری کرواتے ہیں جو عیسائی دنیا میں احمدیت کے خلاف ردّ عمل پیدا کرنے والی ہوں۔

اس سلسلہ میں مَیں جو اقتباسات آپ کے سامنے پیش کر رہا تھا ان میں پہلے تو الزامی جوابات دیئے جانے کی وجوہات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہ بیان فرمائی ہیں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ وجوہات جو ہیں مختلف جگہ سے لی گئی ہیں اس لئے بعض جگہ تکرار بھی نظر آئے گی مگر یہ مضمون بڑا اہم ہے۔ تکرار بھی ہو تو کوئی نہ کوئی نئی بات ضرور ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اقتباسات میں پیش فرما دیتے ہیں۔

فرماتے ہیں: ”اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے اور آنے والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرتؐ کے بارہ میں پیشگوئی کی تھی۔ بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے ہیں ”جس کا قرآن میں ذکر نہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو بٹمار وغیرہ ناموں سے یاد کرتا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی ﷺ کا سخت مکذّب تھا“۔ یعنی عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سخت مکذّب تھے۔ ”اور اس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے“۔ یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اسی صف میں کھڑا کیا جس کے متعلق عیسائیوں کے بقول حضرت مسیح نے جھوٹوں کے آنے کی خبر دی ہوئی تھی۔ ”سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی بلکہ ایسے لوگوں کے حق میں صاف فرمادیا ہے کہ اگر کوئی انسان ہو کر خدائی کا دعویٰ کرے تو ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کا ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے۔ ایسا آدمی اگر نابینا نہ ہوتا تو یہ نہ کہتا کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے اور اگر نیک اور ایماندار ہوتا تو خدائی کا دعویٰ نہ کرتا۔ پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات اس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں“۔ یہ عبارت مجموعہ اشتہارات سے لی گئی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۵۔۲۹۶)

”امابعد واضح ہو کہ چونکہ پادری فتح مسیح متعین فتح گڑھ ضلع گورداسپور نے ہماری طرف ایک خط نہایت گندہ بھیجا اور اس نے ہمارے سید و مولیٰ“ حضرت اقدس ”محمد مصطفیٰ ﷺ پر نعوذ باللہ زنا کی تہمت لگائی اور سوا اس کے اور بہت سے الفاظ بطریق سبّ و شتم استعمال کئے اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اس کے خط کا جواب شائع کر دیا جاوے لہٰذا یہ رسالہ لکھا گیا۔ امید کہ پادری صاحبان اس کو غور سے پڑھیں گے۔ اور اس کے الفاظ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں کیونکہ یہ تمام پیرایہ میاں فتح مسیح کے سخت الفاظ اور نہایت ناپاک گالیوں کا نتیجہ ہے۔ تاہم ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا بہر حال لحاظ ہے اور صرف فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے اور وہ بھی سخت مجبوری سے کیونکہ اس نادان نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت ﷺ کو نکالی ہیں اور ہمارا دل دکھایا ہے“۔

(نورالقرآن نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۷۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کوئی غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت ﷺ کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی (ﷺ) کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ نادان پادریوں کو چاہئے کہ بدزبانی اور گالیوں کا طریق چھوڑ دیں ورنہ نامعلوم خدا کی غیرت کیا کیا ان کو دکھلائے گی“۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ حاشیہ صفحہ ۲۹۲،۲۹۳)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مولوی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کا بھی الزام لگاتے ہیں اور یہ چونکہ محرم کے دن ہیں اس لئے بعید نہیں کہ ان دنوں میں یہ مسیح والی تحریک کے ساتھ اس کو بھی شامل کر لیا ہو اور ہمیں علم ہے کہ ایسا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہم پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بے عزتی کی جاتی ہے اور ان کو گالی دی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو ایک اولوالعزم نبی اور خدا تعالیٰ کا راستباز بندہ سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر عیسیٰ کا مر جانا ثابت کرنا ان کے نزدیک گالی دینا ہے تو اس طرح سے تو ہم نے نکالی ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ دوسرے نبیوں کی طرح وفات پاگئے ہیں''۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۲۸،۳۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بعض سوالات کئے گئے جن کے جواب آپ نے دیئے۔ یہ سوال کرنے والے مشیر اعلیٰ کہلاتے تھے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بھائی تھے اور وہ ایک دفعہ قادیان آئے تو انہوں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعض سوالات کئے۔ پہلا سوال: ''آپ کی طرف سے نبی یا رسول ہونے کے کلمات شائع ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ میں عیسیٰؑ سے افضل ہوں اور اور بھی تحقیر کے کلمات بعض اوقات ہوتے ہیں جن پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔

حضرت اقدس: ہماری طرف سے کچھ نہیں ہوتا۔ میں ان باتوں کا خواہشمند نہیں تھا کہ کوئی میری تعریف کرے اور مَیں گوشہ نشینی کو ہمیشہ پسند کرتا رہا لیکن میں کیا کروں جب خدا تعالیٰ نے مجھے باہر نکالا۔ یہ کلمات میری طرف سے نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ جب مجھے ان کلمات سے مخاطب کرتا ہے اور میں بالمواجہ اس کا کلام سنتا ہوں پھر میں کہاں جاؤں؟۔ لوگوں کے اعتراضوں اور نکتہ چینیوں کی پروا کروں یا اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاؤں؟۔ میں دنیا اور اس کے اعتراضوں کی کوئی حقیقت اور اثر نہیں سمجھتا لیکن خدا تعالیٰ کو چھوڑنا اور اس کے کلام سے سرگردانی کرنا اس کو بہت ہی برا سمجھتا ہوں اور میں اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ اگر ساری دنیا میری مخالف ہو جائے اور ایک متنفس بھی میرے ساتھ نہ ہو بلکہ کل کائنات میری دشمن ہو پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے انکار نہیں کر سکتا۔ دنیا اور اس کی ساری شان و شوکت جلیل کلام اور خطاب کے سامنے ہیچ اور مردار ہیں۔ میں ان کی کبھی پروا نہیں کرتا۔ پس کوئی اعتراض کرے یا کچھ کہے میں خدا تعالیٰ کے کلام کو اور خدا کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اور یہ بالکل غلط ہے کہ میں انبیاء ورسل یا صلحائے امت کی تحقیر کرتا ہوں۔ جیسے میں ابرار واخیار کا درجہ سمجھ سکتا ہوں اور ان کے مقام قرب کا جتنا علم مجھے ہے کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم سب ایک ہی گروہ سے ہیں اور اَلْجِنْسُ مَعَ الْجِنْسِ کے موافق دوسرے اس درجہ کے سمجھنے سے عاری ہیں۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کے اصل مقام اور درجہ کا جتنا مجھ کو علم ہے دوسرے کو نہیں ہے کیونکہ جوہری ہی جوہر کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ اس طرح پر دوسرے لوگ خواہ امام حسین (رضی اللہ عنہ) کو سجدہ کریں مگر وہ ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہیں۔ اور عیسائی خواہ حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہیں بنادیں مگر وہ ان کے اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بے خبر ہیں اور ہم ہرگز تحقیر نہیں کرتے''۔

انہی صاحب نے جو مشیر اعلیٰ کہلاتے تھے پھر سوال کیا کہ ''عیسائی خواہ خدا بنادیں لیکن مسلمان تو نبی سمجھتے ہیں اس صورت میں ایک نبی کی تحقیر ہوتی ہے۔

حضرت اقدس: ہم بھی حضرت عیسیٰ کو خدا کا سچا نبی یقین کرتے ہیں اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پر حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بھی جائز عزت کرتے ہیں لیکن جب عیسائیوں سے مباحثہ کیا جاوے وہ راضی نہیں ہوتے جب تک حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ یا ابن اللہ نہ کہا جاوے اس لئے جو کچھ ان کی کتاب پیش کرتی ہے وہ دکھانا پڑتا ہے تا کہ ایک کفر عظیم کو شکست ہو''۔(ملفوظات جلد ۳ جدید ایڈیشن صفحہ ۵۳۰،۵۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مثیل مسیح ہونے کا تھا اس لئے کیسے ممکن ہے کہ جس شخص کی تمثیل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس کو انتہائی گندی گالیاں دیں۔ یہ محض جہالت ہے مولویوں کی ورنہ یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس چیز سے مشابہت کا دعویٰ کرتے ہوں اس کو انتہائی گندہ قرار دے رہے ہوں۔

فرماتے ہیں: ''میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھے۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا''۔

(کشتیٔ نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷،۱۸)

پھر فرماتے ہیں: ''اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی مشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے''۔ یعنی بحدی اتحاد کا مطلب ہے ایک حد تک اتحاد ہے ''کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔ اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادمِ دین تھا''۔

فرماتے ہیں: ''موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سیّد الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے''۔(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳،۵۹۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

پھر تبلیغ رسالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''محمد حسین نے اس قتل کے فتویٰ کے وقت یہ جھوٹا الزام میرے پر لگایا ہے کہ گویا میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے اس لئے میں قتل کرنے کے لائق ہوں مگر یہ سراسر محمد حسین کا افتراء ہے۔ جس حالت میں مجھے دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مجھے مشابہت ہے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں اگر نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا کہتا تو اپنی مشابہت ان سے کیوں بتلاتا کیونکہ اس سے تو خود میرا برا ہونا لازم آتا ہے''۔(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ''اشتہار عام اطلاع کے لئے'' صفحہ ۷۰)

پھر تریاق القلوب میں حضور فرماتے ہیں: ''حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے منہ سے نہیں نکلا یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے۔ ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گزرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو اور آنے والے نبی خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو اس لئے مَیں نے فرض محال کے طور پر اس کی نسبت ضرور بیان کیا ہے کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن ہمارا مسیح ابن مریم جو اپنے تئیں بندہ اور رسول کہلاتا ہے اور حضرت خاتم الانبیاء کا مصدق ہے اس پر ہم ایمان لاتے ہیں''۔(تریاق القلوب ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ حاشیہ صفحہ ۳۰۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

پھر حضور ضمیمہ نزول المسیح میں فرماتے ہیں: ''خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید مَنْ عَادٰى وَلِيًّا دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے''۔ اب سوال یہ ہے کہ ظاہری طور پر تو بہت بدبخت ہیں جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بدزبانی کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ پر بھی سخت بدزبانی کرتے ہیں تو وہ ایک ہی رات میں مر کیوں نہیں جاتے۔ اصل میں یہ روحانی مضمون ہے کہ وہ مرے ہوئے ہی ہوتے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں یعنی روحانی لحاظ سے وہ زندہ رہ ہی نہیں سکتے۔ ایسی گستاخی کے بعد، اگر وہ پہلے سے مردہ نہ ہوں تو ایسی گستاخی نہیں کریں گے، اگر زندہ بھی سمجھتے تھے اپنے آپ کو تو اس گستاخی کے بعد ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتے یعنی روحانی معنوں میں۔ ''اور وعید مَنْ عَادٰى وَلِيًّا۔ دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔ پس مبارک وہ جو آسمان کے مصالح کو سمجھتا ہے اور خدا کی حکمت عملیوں پر غور کرتا ہے''۔

(ضمیمہ نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۹)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو مقام ہے وہ میں آپ ہی کے الفاظ میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ ''ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شانِ بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے''۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم 'اشتہار عام اطلاع کے لئے' صفحہ ۷۷)

پھر فرماتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا پیارا، خدا کا برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب اور جناب الٰہی کا مقرب اور اس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے اور کروڑہا انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس کی وصیتوں پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایت کے کاربند ہیں وہ جہنم سے نجات پائیں گے''۔

(ضمیمہ رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶)

پھر فرماتے ہیں: ''ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت نیک عقیدہ ہے اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ وہ جیسا کہ قرآن شریف ہمیں خبر دیتا ہے اپنی نجات کے لئے ہمارے سید و مولا محمد مصطفیٰ

ﷺ پر دل و جان سے ایمان لائے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے صدہا خادموں میں سے ایک مخلص خادم وہ بھی تھے۔ پس ہم ان کی حیثیت کے موافق ہر طرح ان کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں"۔

(نورالقرآن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۲۳)

پھر فرماتے ہیں: "مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے"۔ یعنی عیسیٰ خدا نہیں ہے۔ "ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں"۔(تحفہ قیصریہ ، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۲۔۲۷۳) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اگر سچی پیروی کی جائے تو وہ خدا سے ملانے والے ہیں۔

فرماتے ہیں "ہم لوگ پادری لوگوں کے مقابل پر کیا سختی کر سکتے ہیں کیونکہ جس طرح ان کا فرض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی اور عزت مانیں ایسا ہی ہمارا بھی فرض ہے۔ ہم لوگ صرف خدائی کا منصب خدا تعالیٰ کے لئے خاص رکھ کر باقی امور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک صادق اور راستباز اور ہر ایک ایسی عزت کا مستحق سمجھتے ہیں جو سچے نبی کو دینی چاہئے"۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۳۔۱۵۴)

پھر فرماتے ہیں: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے مقدس، بڑے راستباز، بڑے برگزیدہ تھے اور ان کو خدا کہنا اس سچے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ سچ یہی ہے کہ وہ انسان تھے خدا نہیں تھے اور انسانی کمالات سے بڑھ کر ان میں کچھ نہ تھا"۔(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۹)

پھر فرماتے ہیں: "پس اب موجودہ انجیل نے یہی نہیں کہ طریق توحید کو گم کیا بلکہ ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت اور نبوت کو اڑا دیا اور چہ جائیکہ وہ خدا یا ابن خدا بنتے ان کو نبی کے درجہ سے بھی گرا کر معاذاللہ بہت برے درجے کا آدمی بنادیا۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی پاک ذات نے آکر ان کی تعلیم کو زندہ کیا اور خود مسیح کی اپنی ذات اور وجود کے لئے مسیحائی کی"۔ یعنی مسیح کی مسیحائی آنحضورؐ نے فرمائی۔ آنحضورؐ نہ آتے تو مسیح زندہ نہ ہوتا یا زندہ نہ رہتا۔ "کہ اس کو مُردوں سے نکال کر اس زندگی میں داخل کیا جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور رسولوں کو دی جاتی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۸۵۔۱۸۶)

پھر فرماتے ہیں: "مسیح علیہ السلام کی شان میں جس قدر اطراء کیا گیا ہے اور پھر جس قدر اُن پر حملے کر کے ان کو گرایا گیا ہے مَیں ان دونوں پہلوؤں کو صاف کر کے مسیح علیہ السلام کی شان کو اعتدال پر لانا چاہتا ہوں"۔ مراد ہے ایک طرف سے خدا اور خدا کا بیٹا بنایا ہوا ہے اور دوسری طرف ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ عام انسان کے متعلق بھی کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ تو یہ دو حدیں ہیں جن میں انہوں نے دونوں طرف حد سے بڑھ کر قدم اٹھایا ہے۔ جیسے پنڈولم ایک سمت میں روانہ ہوتا ہے پھر دوسری سمت میں چل پڑتا ہے تو یہ درمیان میں نہیں ٹھہرے بلکہ پنڈولم کی طرح دونوں کناروں پر ہیں۔

فرمایا: میں ان کو اعتدال میں لانا چاہتا ہوں "اور جو کچھ وہ تھے اس سے دنیا کو اطلاع دینا بھی میرا کام ہے .... ہم تو حضرت مسیح کی شان بہت بڑی سمجھتے ہیں اور اسے سچا اور خدا کا برگزیدہ نبی مانتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ آپ کی پیدائش باپ کے بدوں خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نمونہ تھی اور حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے حضرت مریمؑ پر اور حضرت مسیحؑ پر جو ان کی تطہیر کرتا ہے اور پھر یہ احسان ہے اس زمانہ کے موجودہ امام کا کہ اس نے از سر نو اس تطہیر کی تجدید فرمائی"۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۵۶۷)

حضرت مریم بلاشبہ پاک تھیں تو آج کون ہم میں سے اس بات کو مانتا کہ بغیر باپ کے ایک بیٹا ان کے پیدا ہوا یا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے ان سے بیاہ قسم کی ایک چیز رچائی اور خدا کا بیٹا مریم کے بطن سے پیدا ہوا۔ یہ ایسی جہالت کی بات ہے کہ اگر قرآن کریم اس کی تصدیق نہ کرتا اور اس کی معرفت بیان نہ فرماتا تو ہم میں سے کوئی ایک بھی اس بات کو تسلیم نہ کرتا۔ تو کتنا بڑا احسان ہے جو حضرت مریم اور ان کے بیٹے پر قرآن کریم نے کیا اور کتنی احسان فراموشی ہے عیسائیوں کی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے ماں باپ پر حملے کرتے ہیں۔ پس اللہ ہی ان کو سمجھائے۔ سوائے اس کے کہ ہم دعا کریں کہ اللہ ان کو عقل دے اور ہم کیا کر سکتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "پادریوں کی تکذیب انتہاء تک پہنچ گئی تو خدا نے حُجّت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔ اب کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں؟۔ میں بے وقت نہیں آیا، میں اس وقت آیا کہ جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا............ بھلا اب کوئی پادری میرے سامنے تو لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا۔ اب وہ زمانہ آگیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمدؐ عربی جس کو گالیاں دی گئیں، جس کے نام کی بے عزتی کی گئی، جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے"۔(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۳۔۲۷۴)

اب میں بعض یورپین مصنفین کے حوالہ سے کچھ باتیں ظاہر کرتا ہوں کہ ہو کیا رہا ہے۔ ایک یورپین عیسائی مصنف Herbert Gotts Chalk یہ غالباً جرمن ہے۔ وہ لکھتا ہے "آج اسلام عقائد کی اشاعت کے لئے تلوار استعمال نہیں کر رہا۔ مقدس جنگ کا رخ صرف باقی استعماری طاقتوں کی طرف ہے۔ لیکن امن پسند جماعت احمدیہ کرۂ ارض کے تقریباً تمام ممالک میں تبلیغی مہمات میں مصروف ہے............ یہی جماعت ہے جو مسیحیوں کو حلقۂ اسلام میں کھینچ لانے کے لئے پرزور تبلیغ کر رہی ہے۔ ہم نے قبل ازیں مسلمانوں کے اندر مسیحیت کی تبلیغ کی مشکلات کا ذکر کیا ہے۔ اب اس جماعت کی تبلیغی مساعی کا ہدف خود مسیحیت بن گئی ہے۔ اس جماعت میں یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا اور آسٹریلیا کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مشنوں کے قیام کے ذریعہ مسیحی دنیا میں ایک رخنہ خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو ڈال دیا ہے"۔ یہ کتنا ہی چھوٹا، ان کی خوش فہمی تھی پرانے زمانے کی اب تو یہ رخنہ اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ بڑی بڑی عیسائی سلطنتیں لرز رہی ہیں۔ "یہ جماعت مؤثر پروپیگنڈہ کا نظام رکھتی ہے، تقاریر کی جاتی ہیں، اخبارات شائع کئے جاتے ہیں اور ریڈیو کو اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے"۔ (Welt Bewe Gende Macht Islam by Herbert Gotts Chalk)۔ اب وہ ریڈیو کا زمانہ بھی لد گیا اب تو ماشاءاللہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ سب دنیا کو اسلام کی حقیقت سمجھائی جاتی ہے اور عیسائیت کی حقیقت بھی بتائی جاتی ہے۔

ہالینڈ کے ایک مشہور پادری ڈاکٹر کریمر جو مشرق بعید کے دورہ پر جاتے ہوئے قادیان بھی ٹھہرے اور وہ اپریل ۱۹۳۱ء کے "مسلم ورلڈ" میں لکھتے ہیں: "ہندوستانی مسلمانوں پر عام طور پر مایوسی کا عالم طاری ہے۔ برخلاف اس کے جماعت احمدیہ میں نئی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ جماعت قابل توجہ ہے۔ یہ لوگ اپنی تمام توجہ اور طاقت تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں اور سیاست میں حصہ نہیں لیتے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان جس حکومت کے ماتحت رہے اس سے وفادار رہے اور وہ صرف اس بات کی پرواہ کرتے ہیں کہ کونسی حکومت کے ماتحت ان کو تبلیغ اسلام کے مواقع اور سہولتیں حاصل ہیں۔ اور وہ اسلام کو ایک مذہبی گروہ یا سیاسی نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ اس کو محض صداقت اور خالص حق سمجھ کر تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جماعت فی زمانہ مسلمانوں کی نہایت عجیب جماعت ہے اور مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد تبلیغ اسلام ہے۔ اس جماعت کا اثر اس کے اعداد و شمار سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ مذہب میں ان کا طرز استدلال بہت سے تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اختیار کر لیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں میں رہتے ہوئے احمدیوں کا علم کلام عقلاً ماننا پڑتا ہے"۔

اسی طرح ایک اور اقتباس پیش ہے۔ ہالینڈ میں احمدیہ مشن کے قیام کے دوران ایک ڈاکٹر ہیوبن (Hovben) نے جماعت کے خلاف الزام تراشی کا ایک نہایت ہی خطرناک سلسلہ شروع کر دیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ مسلمان چونکہ انہیں مسلمان نہیں سمجھتے اس لئے یہ کون ہیں اسلام کی نمائندگی کرنے والے۔ اس پر وہاں کے ایک کیتھولک اخبار M.66 نے پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ:

"پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن کا اسلام کے متعلق یہ لکھنا کہ وہ ایک جابر اور قہار خدا کا تصور پیش کرتا ہے، سراسر مغالطہ انگیز ہے اور یہ کہنا کہ اسلام میں تجدید واحیاء کی قوت کا فقدان ہے، دور از حقیقت ہے۔ کیونکہ خود جماعت احمدیہ تجدید واحیاء اسلام کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اور شاید اسی لئے وہ عیسائی علماء کے لئے خوف و ہراس کا باعث بنی ہوئی ہے"۔

پھر اخبار لکھتا ہے:- "احمدیت اسلام کی مختلف شکلوں میں سے ایک شکل ہے مگر یہ اسلام کی ایک ایسی صورت ہے جو اسلام کی نمائندگی کرنے کا پورا پورا حق رکھتی ہے۔ اس تحریک کو یقیناً مخالف خیالات رکھنے والے مسلمانوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر یہ بات کرنے والے علمی رنگ میں بات کرنے سے تہی اور کیتھولک ذہنیت ہی کے مظہر نظر آتے ہیں جو اپنے خیالات سے اختلاف رکھنے والوں کو کافر اور دائرہ مذہب سے خارج قرار دیتے ہیں۔"

کئی بار عیسائیوں نے احمدیوں کی تبلیغ اسلام کی کوششوں کو ناکام کرنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا۔ یہ جو عبارت ہے یہ دراصل ہفت روزہ "نئی دنیا" دہلی کی ۲۶ رجون ۱۹۷۴ء کی اشاعت سے

لی گئی ہے۔ یہ وہ یورپین حوالہ نہیں ہے ۔ وہ لکھنے والا لکھتا ہے: "چونکہ قادیانی مبلغ یورپ اور افریقہ میں عیسائیت کا زور توڑنے میں لگے ہوئے ہیں اور مشنری اُن کے مقابلہ میں عاجز آچکے ہیں۔ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ پاکستان کی خانہ جنگی میں اِن کا بڑا ہاتھ ہے"۔ یعنی احمدیوں کا بڑا ہاتھ ہے خانہ جنگی میں اس لئے کہ احمدیوں کی وجہ سے خانہ جنگی کرائی جاتی ہے تاکہ ان کے خلاف مسلمانوں کو بھڑکایا جائے اور اس کے نتیجہ میں پھر عیسائیت کا پیچھا احمدیوں سے چھٹ جائے۔

"عیسائی مشنری چاہتے ہیں کہ خود مسلمانوں کے ہاتھوں قادیانی فرقے کو اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ ان میں عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ رہے۔ عیسائی مشنری اپنے سرمائے کے زور سے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور مسلمانوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ ان کے نیچے سازش کا بارود بچھانے والا کون ہے۔"

اسی خبر کا حوالہ دینے کے بعد بمبئی کے ایک ہفت روزہ "جدید اردو رپورٹر" نے اپنی ۲۰؍دسمبر ۱۹۸۴ء کی اشاعت میں مزید لکھا:۔

"یہ عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ یورپ یا افریقہ میں جب کوئی تبلیغ کا اہم کام سرانجام دے رہی ہوتی ہے تو پاکستان میں عیسائی دنیا خود مسلمانوں کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی ہنگامہ کروا دیتی ہے۔" تو اصل شرارت عیسائی کرتے ہیں اور مولوی تو ان کے اڈے لگے ہوئے ہیں۔ مولویوں کو تو عقل ہے ہی کوئی نہیں بے چاروں میں۔

اب مختلف عیسائی چرچوں نے مختلف وقتوں میں جو بیان دیئے ہیں بعض ان میں سے مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ۱۹۶۹ء میں ایک رپورٹ چرچ کی طرف سے شائع ہوئی۔ اس کمیشن کے ایک رکن Bertil Vibeg لکھتے ہیں: "عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے کے سلسلہ میں جو اعتراضات احمدیت کی طرف سے پیش کیے جاتے ہیں ان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیہ جماعت عیسائیت کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتی ہے۔ عیسائیت نے جو عالمگیر مذہب کی حیثیت اختیار کر رکھی ہے احمدیہ جماعت سب سے زیادہ اس کے درپے ہے اور چاہتی ہے کہ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت واپس لائی جائے۔ یعنی وہ عظمت جو "حضرت" میں اپنی طرف سے داخل کر رہا ہوں اس میں تو صرف لکھا ہے "محمد کی وفات"۔ "یعنی وہ عظمت جو محمد (ﷺ) کی وفات کے بعد سے لے کر ایک سو سال تک اسلام کو حاصل تھی جبکہ یہ مذہب بحر الکاہل کے اردگرد کے ملکوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہا تھا اور یورپ میں بھی کافی دور تک پہنچ گیا تھا۔ دعویٰ تو بہت بڑا ہے لیکن مستقبل ہی بتا سکے گا کہ اِس میں کامیابی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ احمدیہ جماعت نے اب تک جو تبلیغی کوششیں کی ہیں ان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دعاوی کی پشت پر عمل کی طاقت موجود ہے۔ یہ ہے باعمل اسلام"۔

(Report on Christian Churches, Sakenderavia 1969).

اب پادریوں کی شکست فاش کا اعتراف مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پادریوں کی شکست کا اعتراف جو خود بعض مسلمان علماء نے بھی کیا ہے اور ان کو کرنا پڑا ہے۔ ۱۹۳۴ء میں دہلی سے نور محمد صاحب مالک اصح المطابع نے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور مولوی اشرف علی تھانوی کے دونوں ترجموں والا ایک قرآن کریم شائع کیا۔ اس کے دیباچہ میں صاف اور واضح اقرار کیا گیا کہ عیسائی پادریوں کی ہندوستان کو عیسائی بنانے کی سکیم کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے عقیدہ وفاتِ مسیح سے سراسر ناکام بنا دیا اور پادریوں کو ہندوستان سے لے کر ولایت تک شکست دے دی۔ یہ جو عبارت ہے یہ ان کی عبارت کو اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے ورنہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی لکھنے والا تو نہیں تھا۔ اب میں اصل الفاظ اس عبارت کے پڑھ کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرت واحکام پر جو اس کا حملہ ہوا تو وہ ناکام ثابت ہوا کیونکہ احکام اسلام اور سیرت رسول ﷺ اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور ان کی سیرت جن پر اس کا ایمان تھا یکساں تھے۔ پس الزامی و عقلی نقلی جوابوں سے ہار گیا مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا"۔ اب وہ اس کے الفاظ ہیں: "تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی"۔

(دیباچہ معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم مطبوعہ ۱۹۳۴ء صفحہ ۳۰)

اب یہ تو پادری لیفرائے کی شکست کا ذکر ہے۔ بعد کے دور میں ایک اور پادری بلی گراہم نے افریقہ کا رخ کیا اور افریقہ میں آگے سے حضرت شیخ مبارک احمد صاحب جو مبلغ تھے وہاں وہ اس سے ٹکرا گئے اور تمام افریقیوں کو یہ بات یاد کروا دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں، زمین میں دفن ہیں اور وہ صرف یہی اعتراض اٹھ کے کیا کرتے تھے اس کی تقریروں میں کہ کس عیسیٰ کی بات کر رہے ہو وہ تو دفن ہو کے زمین میں جا چکا ہے، مر چکا ہے، مٹی ہو گیا۔ تو اس وجہ سے وہ اتنا تنگ ہوا کہ افریقہ کا میدان بھی چھوڑ کر اس کو بہر حال بالآخر علاقے، وہاں سے بھاگنا پڑا۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام ہی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کو ایسی فضیلت عطا فرمائی ہے اور ایسا غلبہ عطا فرمایا ہے کہ دنیا میں ہر مخالف اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل کے سامنے بالکل ہیچ ہو جاتا ہے اور احمدیت کا یہ غلبہ بڑھتا چلا جا رہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ آئندہ سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ ابھی کیا ہونے والا ہے۔ مولویوں کو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ☆ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا